نگاہ اولین:

شمالی علاقہ جات میں امن وامان کا قضیہ

مدیر التحریر

جوں جوں ماہ جنوری قریب آرہا ہے، پچھلے سال کی 13 تاریخ کی خون آشام دنوں کی یاد اور گھمبیر صورت حال لوگوں کے ذہنوں میں سیلاب کی طرح اُمڈتی چلی آرہی ہے اور کوئی پائیدار حل سامنے نہ آنے کی وجہ سے دہشت گردی کا خطرہ بھی بدستور منڈلا رہا ہے اور متاثرین اور مظلومین اسی جگہ کھڑے ہیں جہاں سال پہلے کھڑے تھے۔

حد تو یہ ہے کہ رمضان المبارک کا مہینہ مسلمانوں پر سایہ فگن ہے، ادھر آفت الٰہی سے گھمبیر صورت حال ہے۔ پاکستان کے کچھ علاقوں صوبہ سرحد اور آزاد کشمیر میں زلزلے کی وجہ سے جو تباہ کاریاں اور بربادیاں ہوئیں، انہیں پورے ملک بلکہ پوری دنیا نے محسوس کیا اور سب چیخ اٹھے۔ بنی نوع انسانی کے ہمدرد لوگ تا حال متاثرین کی اشک شوئی میں دیوانہ وار مصروف ہیں۔

ایسے ناگفتہ بہ حالات میں بھی گلگت میں امن وامان کا مسئلہ پیدا ہوا اور کئی ہفتے لگا تار کرفیو کے زیر سایہ گزرے۔ شر پسندوں کا یہ گھناؤنا کردار نہ صرف ایمان واخلاق کے منافی ہے، بلکہ متاثرین زلزلہ کے غم میں شریک تمام پاکستانیوں کا منہ چڑانے کے مترادف بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان بے راہ رو لوگوں کو ہدایت عطا کرے۔ آمین

بہر حال بہت دیر بعد حکومت اور مقامی مصالحت کاروں کی مداخلت سے صلح وصفائی کے ایک فارمولے پر 130 افراد کے دستخط بھی ہوئے ہیں۔ بعض اخباری بیانات کے مطابق ہر دو فریق سے اٹھارہ اٹھارہ افراد کے دستخط لیے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس مصالحت کو اس بدقسمت علاقے میں مستقل بحالی امن وامان کا ذریعہ بنائے۔ ہمارے علم میں یہ بات نہیں کہ اس اقدام میں بلتستان سے بھی مختلف مذاہب کے سرکردوں کو بھی کوئی کردار ادا کرنے کی زحمت دی گئی ہے یا نہیں؟! کیونکہ گلگت اور بلتستان کا آپس میں چولی دامن کا سا تعلق ہے۔ جب گلگت میں دیگ پکتا ہے تو بلتستان کی زمین بھی گرم ہو جاتی ہے، جس کا تلخ تجربہ ماضی میں نمایاں طور پر ہو چکا ہے۔

بہر حال دیرپا امن وآشتی کے لئے حکومت کا رویہ بھی مخلصانہ ہونا ضروری ہے۔ جناب وزیر اعظم کی زیر صدارت شمالی علاقہ جات کی صورت حال کے بارے میں میٹنگوں میں بریفنگ دی گئی ہے اور امن وامان کے حوالے سے مرکزی حکومت کا عندیہ بھی اخبارات میں شائع ہو چکا ہے۔ مگر بظاہر یہ سارا معاملہ یک طرفہ چلانے کی کوشش ہے۔ سکردو کے مجرموں کو بالکل بری کر دیا گیا، متاثرین کی دلجوئی اور اشک شوئی کے فریضے کو بھی نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ مصالحت ودیگر اقدامات سے متعلق بیانات میں بھی اس کا کوئی تذکرہ نہیں ہوتا۔

سال پورا ہونے کو ہے، خاص طور پر 8اور 13 جنوری 2005 کو وقوع پذیر ہونے والی دہشت گردی کے مظلوم متاثرین اور متاثرہ مدارس ومساجد اور دیگر بے گناہ وغریب لوگوں کے نقصانات کا کوئی معاوضہ دیے بغیر جلے ہوئے ملبوں پر بزور بازو دیرپا امن وامان شاید ہی قائم ہو سکے۔ اگر حکومت قیام امن کی خواہاں ہے تو اسے بھی اپنا فرض پورا کرنا چاہیے۔ مگر وزارت امور کشمیر وشمالی علاقہ جات کے اصحاب حل وعقد سوائے ہاں ہوں کے کوئی دلچسپی نہیں لیتے۔ ڈپلومیسی زبان استعمال کرنے کو ہی اپنا کمال خیال کرتے ہیں۔ جب ان کی خدمت میں معاملہ پیش ہوتا ہے تو چہرے مہرے اور انگریزی لباس کی بنیاد پر ہی بات کرتے ہیں، یہاں کے عوامی مسائل سے متعلق اپنے ذہنوں پر بوجھ نہیں ڈالتے۔ بس یہی کہا جاتا ہے کہ آپ کا کیس پرائم منسٹر کی میز پر ہے۔ بہر حال معاملہ ایسا ہی ہے تو وزیر اعظم صاحب کے لیے ایسے حساس مسائل کو سال تک معلق رکھنے کا کوئی جواز نہیں۔ جہاں تک سیاسی لیڈروں کا سوال ہے، بدقسمتی سے ہمارے اس علاقے کے بظاہر سیاسی لوگ بھی متعصب مذہبی نمائندے ثابت ہونے کو اگلے انتخابات میں کامیابی کی ضمانت گردانتے ہیں، یا ذاتی واقارب کے مسائل میں الجھے رہتے ہیں۔

ہم حکومت سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ مذہبی نقطہ نظر سے اس پر آشوب علاقے کے مسائل یک طرفہ کے بجائے دوطرفہ بنیاد پر حل کرنے میں دلچسپی لے۔ صرف اسی صورت میں دیرپا امن قائم ہوسکتا ہے۔ ان شاء اللہ

❁❁❁❁❁❁❁

زلزلہ زدہ علاقوں کا آنکھوں دیکھا حال

8 ر اکتوبر 2005 کی صبح 7.6 درجے کا زلزلہ آیا جس نے آزاد کشمیر وصوبہ سرحد کے 30,000 مربع میل پر پھیلے ہوئے کوہستانی علاقوں میں تباہی پھیلادی، قریبا 80,000 لوگ لقمہ اجل بن گئے، اس سے بھی زیادہ انسان زخمی ہوئے 4,00,000 سے زیادہ مکانات زمین بوس ہوگئے۔ سکولوں، مدرسوں، کالجوں، ہسپتالوں اور مسجدوں کی بڑی تعداد زلزلہ برداشت نہ کرسکی۔ سڑکیں، پل اور سرکاری دفاتر مسمار ہوگئے۔ اور ملک کے بیشتر علاقوں کو اسی زلزلے کے جھٹکوں نے ہی بدحال کردیا۔

جب یہ اندوہناک خبر ملک، بیرون ملک جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی تو مصیبت زدگان کی امداد اور دست گیری کے لیے اندرون وبیرون ملک ہر طرف سے سرگرمیاں تیز ہوگئیں، غیر سرکاری رفاہی اداروں نے بڑھ چڑھ کے حصہ لینا شروع کردیا۔ لوگ دل کھول کر عطیات دینے لگے۔ بلتستان کے طول وعرض میں بھی ہر فرقہ وتنظیم کی طرف سے چندہ جمع کرنے کا اہتمام ہونے لگا۔ جمعیت اہلحدیث بلتستان کی طرف سے بھی عام چندے کا اعلان ہوا۔ لوگوں نے دل کھول کر نقدی وجنس کی صورت میں ریلیف جمع کرائی۔ جامعہ دار العلوم بلتستان غواڑی سے وابستہ تدریسی وانتظامی سٹاف کے علاوہ دیگر معززین نے کئی